غم کی وجہ سے طلاق طلب کرنا

حكم طلب الطلاق بسبب الاكتئاب

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

غم کی وجہ سے طلاق طلب کرنا

غم و پریشانی حاصل ہونے کی صورت میں طلاق طلب کرنے کا کیا حکم ہے ؟
کیا اپنے ملك اور گھر والوں سے دوری - جس نے مجھے نفسیاتی مریض بنا کر غم و پریشان کر دیا ہے - ایسا عذر ہے جس کی بنا پر طلاق طلب کرنا مباح ہو جاتی ہے، یہ علم میں رہے کہ مجھے شادی سے قبل یہ علم تھا کہ میں شادی کے بعد اپنے ملك کے علاوہ دوسرے ملك رہوں گی.

الحمد للہ:

اول:
انسان جو غم اور پریشانی محسوس کرتا ہے وہ بعض اوقات مرض بھی ہو سکتا ہے جس کے علاج معالجہ کی ضرورت ہوتی ہے اس سلسلہ میں تجربہ کار اور اسپیشلسٹ افراد سے رابطہ کریں.

اور بعض اوقات یہ تنگی اور غم ہو سکتا ہے جو بہت سارے امور سے زائل ہو گا مثلا عبادت اور اللہ کا ذکر اور دعائیں اور صحیح اذکار اور نیك و صالح اعمال اور اچھے کام کرنا.

اس سلسلہ میں آپ سوال نمبر (٢٢٧٠٤) اور (٢١٥١٥) اور (١٠٠٧٧٤) کے جوابات کا مطالعہ کر کے مستفید ہو سکتی ہیں.

بہر حال اللہ سبحانہ و تعالی نے جو کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوائی اور علاج نہ اتارا ہو، اس لیے یہ غم اور پریشانی کیسی بھی ہو اس کا علاج ہو سکتا ہے، اور مومن کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل اور یقین اپنائے، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے بکثرت سوال کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرے.

کیونکہ خیر و بھلائی کی کنجیاں تو اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاتھ میں ہیں، اور پھر کتنے ہی مومن مرد عورتیں ایسی ہیں جنہوں نے آزمائش یا بیماری پر حرام کام کا ارتکاب کیے بغیر ہی صبر و تحمل کیا، کیونکہ ایسا تو جزع فزع کرنے اور مبغوض شخص کرتے ہیں جو اللہ کی تقدیر پر صبر نہیں کرتے، اور جو بیماری اور مشکل انہیں آتی ہے وہ اس سے کسی بھی وسیلہ اور ذریعہ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں چاہے اس میں ان کے لیے دیناوی یا اخروی شقاوت و بدبختی ہی ہو.

دوم:

عورت کے لیے بغیر کسی شرعی عذر و سبب کے جس کی بنا پر خاوند کے ساتھ زندگی بسر کرنا مشکل ہو جائے طلاق طلب کرنا جائز نہیں، مثلا خاوند برا سلوك کرتا ہو، یا پھر بیوی خاوند سے نفرت کرتی ہو کہ وہ خاوند کا حق ہی ادا نہیں کر سکے.

کیونکہ ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ میں حدیث مروی ہے ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (٢٢٢٦) سنن ترمذی حدیث نمبر (١١٨٧) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (٢٠٥٥) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" خلع لینے والیاں منافقات ہیں "

طبرانی الکبیر (١٧ / ٣٣٩) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (١٩٣٤) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اگر فرض كريں كہ بيوى غصہ كى حالت يا پھر مرض اور پريشانى كى حالت ميں اپنے خاوند سے طلاق كا مطالبہ كرتى ہے اور جب اس كا غصہ ٹھنڈا ہو تو اسے اپنى غلطى كا ادراك ہو جائے اور اسے اپنے پرردگار سے استغفار كرنى اور خاوند سے معذرت كرنى چاہيے.

اور اگر خاوند كى سوء معاشرت اور برے سلوك كى بنا پر عورت كو پريشانى اور غم ہو، يا خاوند كو ناپسند كرنے كى وجہ سے اور يہ چيز عورت كے خاندان كے معتبر افراد كے ہاں ثابت ہو جائے تو انہيں ان كے مابين صلح كرانے كى كوشش كرانى چاہيے، اور بيوى كو اس پريشانى اور غم سے نكالنے كے ليے انہيں خاوند كے ساتھ مشورہ اور بات چيت كرنى چاہيے.

ہم سوال كرنے والى كو نصيحت كرتے ہيں كہ اس نے يہ بيان كيا ہے كہ اس كى پريشانى كا سبب اپنے گھر والوں سے دورى ہے، اسے ہمارى نصيحت ہے كہ اس پر صبر كرے اور اس پريشانى كو حل كرنے كى كوشش كرے.

اور ـ غالبا ـ فارغ انسان كو ہى پريشانى اور غم لاحق ہوتا ہے جو اپنے آپ كو كسى فائدہ مند كام ميں مشغول نہيں ركھتا نہ تو آخرت كے كاموں ميں اور نہ ہى دينى امور ميں.

اس ليے آپ كسى مفيد كام ميں اپنے آپ كو مشغول ركھيں مثلا آپ قرآن مجيد حفظ كلاس ميں شامل ہو جائيں، اس طرح آپ كو ثقہ اور بااعتماد بہنوں سے بھى تعارف ہو جائيگا جو دين و اخلاق كى مالك ہونگى، اور اس طرح ايك دوسرے كا فائدہ مند كام ميں معاونت كرينگى.

اور اسى طرح آپ كے ليے يہ بھى ممكن ہے كہ اپنے خاوند سے اس پر متفق ہو جائيں كہ وقتا فوقتا آپ اپنے گھر والوں كو ملنے جايا كرينگى، اور ہم آپ كے گھر والوں كو بھى اس پر ابھارتے ہيں كہ وہ بھى آپ كو ملنے جايا كريں.

اور خاوند کو چاہیے کہ اس کی بیوی کی جانب سے جو کچھ حاصل ہو اسے اس پر صبر و تحمل کرنا چاہیے، اور بیوی کا اس سلسلہ میں ہاتھ پکڑے تا کہ وہ اس پریشانی سے نجات حاصل کر سکے.

اس لیے خاوند اور بیوی اور بیوی کے گھر والوں کا ایك دوسرے سے تعاون کرنا ضروری ہے، تا کہ معاملات طبعی حالت میں واپس ہوں جائیں.

رہا مسئلہ طلاق کا تو آپ طلاق کے بارہ میں مت سوچیں بلکہ اپنی پریشانی پر قابو پائیں اور اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد مانگیں، اور کثرت سے دعا کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے اور آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .